از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ:14 فروری، 1995

یونین آف انڈیا و دیگراں

بنام

کانتیلال ہیمت رام پانڈیا

[اے ایس آنند اور ایم کے مکھرجی، جسٹس صاحبان]

قانون ملازمت: تاریخ پیدائش -کی درستگی-جہاں کی درخواست غیر واضح اور بے حد تاخیر کے بعد کی گئی تھی-احتیاط سے جانچ پڑتال- مداخلت چوکسی اور انتہائی احتیاط کے ساتھ کی جاسکتی ہے-محتاط نقطہ نظر کی ضرورت ہے۔

آئین ہند 1950: دفعہ 141– عدالت عظمیٰ کی طرف سے مقرر کردہ قانون-تمام عدالتیں اور ٹریبونل ذیر پابند-تب تک قابل اعتراض ہونے کی کوشش کرنا جب تک کہ امتیازی عوامل کو قائم نہ کیا جاسکے۔

مدعا علیہ نے اپنی تاریخ پیدائش 6.9.1930 دیتے ہوئے 1.7.1955 پر ریلوے ملازمت میں داخلہ لیا جو اس کے ملازمت ریکارڈ میں درج کیا گیا تھا۔ جب ریلوے انتظامیہ نے ان کی سبکدوشی کے احکامات جاری کیے تو مدعا علیہ نے یہ دعوی کرتے ہوئے احتجاج کیا کہ ان کی صحیح تاریخ پیدائش 6.9.1930 نہیں بلکہ 4.9.1934 ہے اور وہ صرف 30 ستمبر 1992 کو سبکدوش ہونے کے ذمہ دار ہیں۔ انہوں نے اس حکم کو سنٹرل ایڈ منسٹریٹو ٹریبونل کے سامنے چیلنج کیا۔ حکم کو کالعدم قرار دیتے ہوئے ٹریبونل نے ہدایت دی کہ یا تو جنرل منیجر یا اس کے نمائندے، ریلوے انتظامیہ کے چیف پرسنل آفیسر کو مدعا علیہ کو ان دستاویزات کے بارے میں مطلع کرنا چاہیے جن کی نقلیں ریلوے انتظامیہ کی طرف سے اس کی تاریخ پیدائش ریکارڈ کرنے کے لیے رکھی گئی تھیں اور اسے اپنے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:53
I attest to the accuracy and integrity of this document

دعوے کی حمایت میں دستاویزات پیش کرنے اور اس کے بعد چھ ماہ کے اندر معقول حکم منظور کرنے کا موقع دینا چاہیے۔

اس کے مطابق، چیف پرسنل آفیسر نے مدعاعلیہ کے دعوے کی تحقیقات کی۔ ریلوے انتظامیہ نے مختلف دستاویزات پر انحصار کیا جن میں 16.9.1960 اور 20.2.1980 کے حق انتخاب فارم کے ساتھ ساتھ پراویڈنٹ فنڈ نکالنے کا فارم بھی شامل ہے جس میں مدعاعلیہ نے اپنی تاریخ پیدائش 6.9.1930 دی تھی۔ یہ دیکھا گیا کہ مدعاعلیہ نے 1972 میں ریلوے بورڈ کی طرف سے دیئے گئے موقع سے فائدہ نہیں اٹھایا جس میں تمام خواندہ ملازمین سے کہا گیا تھا کہ اگر وہ اپنی ریکارڈ شدہ تاریخ پیدائش میں کوئی اصلاح یا تبدیلی چاہتے ہیں تو وہ اپنی نمائندگی جمع کرائیں۔ مدعاعلیہ نے پہلی بار 25.12.1985 پر اور پھر 12.3.1987 پر اپنی تاریخ پیدائش میں تبدیلی کی درخواست کی تھی۔ تاہم مدعاعلیہ نے اپنے دعوے کی حمایت میں 1988 میں جاری کردہ اسکول چھوڑنے کے سرٹیفکیٹ کی نقلیں پیش کیں۔

چیف پرسنل آفیسر نے فریقین کو سننے کے بعد مدعاعلیہ کے دعوے کو خارج کر دیا۔ مذکورہ فیصلے سے ناراض ہو کر مدعاعلیہ نے ٹریبونل کے سامنے درخواست دائر کی۔ ٹریبونل نے اعتراض شدہ حکم کو کالعدم قرار دے دیا اور ریلوے انتظامیہ کو ہدایت کی کہ وہ مدعاعلیہ کے ملازمت ریکارڈ میں اس کی تاریخ پیدائش کو 6.9.1930 سے 4.9.1934 میں تبدیل کرے اور مدعاعلیہ کے ساتھ ایسا سلوک کرے جیسے وہ 30.9.1992 تک خدمت میں رہا ہو اور اس بنیاد پر اسے تنخواہ اور الاؤنس سمیت تمام نتائج کے فوائد فراہم کرے۔

ٹریبونل کے فیصلے کے خلاف بھارتی یونین کی اس اپیل میں، یہ دعوی کیا گیا تھا کہ بھارتی یونین بمقابلہ ہرنام سنگھ، [1993] 2 ایس سی سی 162 میں اس عدالت کا فیصلہ مکمل طور پر کیس کے حقائق اور حالات کی طرف راغب تھا۔

اپیل کی اجازت دینا اور ٹریبونل کے حکم کو کالعدم قرار دیتے ہوئے، یہ عدالت

قرار پایا گیا کہ: 1. ابتدائی اندراج کے وقت سروس بک میں درج تاریخ پیدائش میں تبدیلی کے لیے، غیر واضح اور بے حد تاخیر کے بعد، سبکدوشی کے موقع پر کیے گئے پرانے دعووں اور دیر سے کی گئی درخواستوں کی احتیاط سے جانچ پڑتال کرنے اور احتیاط کے ساتھ مداخلت کرنے کی ضرورت ہے۔ نقطہ نظر محتاط ہونا چاہیے اور غیر معمولی نہیں ہونا چاہیے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:53
I attest to the accuracy and
integrity of this document

بھارتی یونین بنام ھرنام سنگھ، [1993]2ایس سی سی 162، پر انحصار کیا۔

2.1. ریکارڈ کے جائزے سے پتہ چلتا ہے کہ 1955 میں ملازمت میں شامل ہونے کے بعد مدعاعلیہ نے خود 1960 اور 1980 میں مختلف دستاویزات پر اپنی تاریخ پیدائش کا 6.9.1930 کے طور پر ذکر کیا تھا جس میں پروویڈنٹ فنڈ سے رقم نکلوانے کا فارم بھی شامل ہے جس کی تاریخ 20.2.1980 ہے۔ مدعاعلیہ کی طرف سے کوئی وضاحت، ایک تسلی بخش وضاحت سے بہت کم، پیش نہیں کی گئی ہے کہ اس نے پروویڈنٹ فنڈ سے رقم نکلوانے کے فارم میں 20.2.1980 پر دیر سے تاریخ پیدائش کا ذکر 6.9.1930 کے طور پر کیوں کیا، اگر اس کے پاس پہلے سے ہی ایسا ثبوت موجود تھا جس میں اس کی تاریخ پیدائش کو 4.9.1934 دکھایا گیا تھا۔

2.2۔ 25.12.1985 پر، پہلی بار، مدعاعلیہ کے ملازمت میں داخل ہونے کے کئی دہائیوں بعد، کیا مدعاعلیہ نے اپنے دعوے کی حمایت میں کوئی قابل اعتماد دستاویزی شہادت پیش کیے بغیر اور کسی بھی طرح سے وضاحت کیے بغیر اپنی تاریخ پیدائش کی اصلاح کے لیے درخواست دی کہ مدعاعلیہ نے ان تمام تیس سالوں میں کوئی کارروائی کیوں نہیں کی۔

2.3. اسکول چھوڑنے کے سرٹیفکیٹ پر ایک سطحی یا سرسری نگاہ سے پتہ چلتا ہے کہ یہ مدعاعلیہ کی سبکدوشی کی تاریخ سے صرف چند دن پہلے اس کی ریکارڈ شدہ تاریخ پیدائش کی بنیاد پر 19.9.1988 پر جاری کیا گیا تھا اور ایسا لگتا ہے کہ یہ 1988 میں زیر التواء کارروائی کے فائدے کے لیے وجود میں لائی گئی دستاویز ہے۔ اس لیے سی پی او نے صحیح طور پر مذکورہ سرٹیفکیٹ پر انحصار نہیں کیا۔ ٹریبونل نے معافی کے معاملے کے طور پر مدعاعلیہ کو 15.2.1993 پر ہدایت کی کہ وہ اسکول کے ہیڈ ماسٹر سے بیان حلفی حاصل کرے جس میں اس تاریخ کا انکشاف کیا جائے جس پر اصل سرٹیفکیٹ جاری کیا گیا تھا اور یہ بھی کہ اس کی نقل 1988 میں کیوں جاری کی گئی تھی، لیکن اس طرح کا کوئی بیان حلفی پیش نہیں کیا گیا تھا جس کی وجوہات مدعاعلیہ کو سب سے زیادہ معلوم تھیں۔ اس خامی کے باوجود، ٹریبونل نے مدعاعلیہ کو راحت فراہم کرنے کے لیے مذکورہ سرٹیفکیٹ پر انحصار کیا، جس کی درستگی اور صداقت شک سے پاک نہیں تھی۔ ریکارڈ پر موجود مواد نے یہ ثابت کیا کہ 1960 میں اپنی تاریخ پیدائش کو 6.9.1930 قرار دیتے ہوئے حق انتخاب فارم داخل کرنے کے بعد، اور 20.2.1980 پر پروویڈنٹ فنڈ ودروال فارم داخل کرنے کے بعد، مدعاعلیہ نے 1985 اور 1987 میں تاریخ پیدائش کی اصلاح کے لیے اپنی نمائندگی کی لیکن کسی قابل اعتماد اور قابل اعتبار دستاویزی شہادت

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:53
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کے بذریعے اپنے دعوے کو ثابت کرنے میں ناکام رہا۔ انہوں نے اس معاملے کو سبکدوشی کی عمر کے قریب آنے تک آرام کرنے دیا۔ مدعاعلیہ تیس سال سے زیادہ عرصے تک تاریخ پیدائش میں تبدیلی لانے کے اپنے حقوق پر سوتا رہا اور اپنی سبکدوشی کے موقع پر ہی اپنی گہری نیند سے جاگ گیا۔

3. ٹریبونل کا نقطہ نظر واضح طور پر قابل اعتراض ہے کیونکہ اس عدالت کی طرف سے ناقابل قبول وجوہات کی بنا پر مقرر کردہ قانون کو یہ کہتے ہوئے نظر انداز کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ اسے حقیقت میں اس پر غور کیے بغیر معاملے کو اہلیت پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔ اس عدالت کی طرف سے مقرر کردہ قانون تمام عدالتوں اور ٹریبونلز پر پابند ہے۔ در حقیقت، اس عدالت کی طرف سے اعلان کردہ قانون کا اطلاق کسی دیئے گئے مقدمے کے حقائق پر ہونا چاہیے اور اس کا اطلاق میکانکی طور پر نہیں ہونا چاہیے، لیکن موجودہ معاملے میں حقائق اتنے واضح تھے کہ ٹریبونل کے پاس ہرنام سنگھ کے معاملے میں اس عدالت کی طرف سے ظاہر کردہ رائے کو ختم کرنے کی کوئی گنجائش نہیں تھی۔ ریکارڈ پر موجود حقائق کی بنیاد پر ٹریبونل کے پاس مدعاعلیہ کو راحت دینے سے انکار کرنے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں تھا۔

بھارتی یونین بنام. ہرنام سنگھ، [1993] 2 ایس سی سی، 162، نے انحصار کیا اور درخواست دی۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: 1995 کی دیوانی اپیل نمبر 1733۔

سنٹرل ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل، احمد آباد کے 1990 کے او اے نمبر 71 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کی طرف سے ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل کے ٹی ایس تلسی، محترمہ اندو گوسوامی، اروند کے شرما اور سی وی سبّاراؤ۔

جواب دہندہ کی طرف سے آر پی بھٹ، محترمہ ریما بھنڈاری اور ایم این شراف۔

عدالت کا فیصلہ ڈاکٹر آنند، جسٹس کی طرف سے دیا گیا۔

مدعاعلیہ 1.7.1955 پر ریلوے ملازمت میں داخل ہوا جس میں اس نے ملازمت میں داخلے کے وقت اپنی تاریخ پیدائش 6.9.1930 دی۔ وہ تاریخ پیدائش ان کے ملازمت ریکارڈ میں درج کی گئی تھی۔ مذکورہ تاریخ پیدائش کی بنیاد پر، ریلوے انتظامیہ نے جواب دہندہ کی ریٹائرمنٹ کے لیے 30 ستمبر 1988 سے 58 سال کی عمر حاصل کرنے کے لیے 8.3.1988/5.2.1988 پر احکامات جاری کیے۔ مدعاعلیہ نے احتجاج کیا۔ ان کے مطابق، ان کی صحیح تاریخ پیدائش 4.9.1934 تھی نہ

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:53
I attest to the accuracy and integrity of this document

کہ 6.9.1930 اور وہ صرف 30 ستمبر 1992 کو ملازمت سے سبکدوش ہونے کے ذمہ دار تھے۔ 30 ستمبر 1988 سے مدعاعلیہ کی ریٹائرمنٹ کی ہدایت دینے والے ریلوے انتظامیہ کے حکم کو اس نے او اے نمبر 283/87 کے بذریعے سنٹرل ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل، احمد آباد کے سامنے چیلنج کیا تھا۔ 26.8.1988 کے اپنے حکم نامے کے ذریعے ٹریبونل نے جزوی طور پر درخواست کی اجازت دی جس میں کہا گیا ہے:

"مجاز اتھارٹی کے 5 فروری 1988 کے فیصلے کو درخواست گزار کو خط کے تحت مطلع کیا گیا جس کی تاریخ 8.3.1988 ہے، اس طرح اسے کالعدم قرار دے کر الگ کر دیا گیا ہے۔ یہ ہدایت دی جاتی ہے کہ مدعاعلیہ ریلوے انتظامیہ کا جنرل منیجر یا اس کا مندوب سی پی او درخواست گزار کو جلد از جلد دستاویزات کے بارے میں اس کی ایک نقل کے ساتھ مطلع کرے، جس پر ریلوے انتظامیہ کی طرف سے اس کے تاریخ پیدائش کے لیے درست فیصلے پر پہنچنے کے لیے انحصار مانگا جاتا ہے اور درخواست گزار کو اپنے دعوے کی حمایت میں متعلقہ دستاویزات پیش کرنے کی اجازت دے اور درخواست گزار کو مذکورہ بالا مشاہدات کی روشنی میں اور قانون کے مطابق ذاتی سماعت دینے کے بعد معقول حکم کے ذریعے اس حکم کی تاریخ سے 6 ماہ کے اندر اس کا فیصلہ کرنے کی اجازت دے۔ مجھے اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ مجاز اتھارٹی پہلے منظور کیے گئے احکامات سے متاثر ہوئے بغیر معاملے کا نئے سرے سے فیصلہ کرے گی۔ یہ مزید حکم دیا گیا ہے کہ اگر درخواست گزار کا تاریخ پیدائش کی اصلاح کا دعوی ثابت ہو جاتا ہے تو مجاز اتھارٹی اس کی بنیاد پر تمام نتیجہ خیز فوائد دے کر اس طرح کی درست تاریخ پیدائش کو نافذ کرے گی۔

مذکورہ بالا ہدایات کی اطاعت کرتے ہوئے ریلوے انتظامیہ کے سی پی او نے مدعاعلیہ کے تاریخ پیدائش کے دعوے کی تحقیقات کی۔ فریقین کو اپنے ثبوت پیش کرنے کی ہدایت کی گئی اور ان کی بات بھی سنی گئی۔ ریلوے انتظامیہ نے سی پی او کی تحقیقات کے دوران مختلف دستاویزات پر انحصار کیا جن میں 16 ستمبر 1960 اور 20 فروری 1980 کے حق انتخاب فارم شامل ہیں، جن میں مدعاعلیہ نے اپنی تاریخ پیدائش 6.9.1930 کے ساتھ ساتھ 20.2.1980 پر دائر پروویڈنٹ فنڈ سے رقم نکلوانے کا فارم بھی دیا تھا جس میں مدعاعلیہ نے دوبارہ تاریخ پیدائش 6.9.1930 دکھائی تھی۔ یہ بھی محسوس کیا گیا کہ مدعاعلیہ نے 1972 میں ریلوے بورڈ کی طرف سے دیئے گئے موقع کا فائدہ نہیں اٹھایا تھا جس میں ریلوے کے ساتھ خدمات انجام دینے والے تمام خواندہ ملازمین سے کہا گیا تھا کہ اگر وہ اپنی ریکارڈ شدہ تاریخ پیدائش میں کوئی اصلاح یا تبدیلی چاہتے ہیں تو اپنی نمائندگی پیش کریں۔ یہ پایا گیا کہ

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:53
I attest to the accuracy and
integrity of this document

مدعاعلیہ نے پہلی بار 25.12.1985 اور پھر 12.3.1987 پر اپنی تاریخ پیدائش میں تبدیلی کی درخواست کی تھی اور اپنی تاریخ پیدائش 4.9.1934 ہونے کا دعوی کیا تھا۔ مدعاعلیہ نے اپنے اس دعوے کی حمایت میں کہ اس کی تاریخ پیدائش 4.9.1934 تھی، 1988 میں جاری کردہ اسکول چھوڑنے کے سرٹیفکیٹ کی نقلیں پیش کیں۔ سی پی او نے ریکارڈ پر موجود شواہد اور مواد کا تجزیہ کرنے اور فریقین کو سننے کے بعد مدعاعلیہ کے اس دعوے کو خارج کر دیا کہ اس کی تاریخ پیدائش کو 6.9.1930 سے 4.9.1934 میں تبدیل کیا جائے۔ مذکورہ فیصلے سے ناراض ہو کر مدعاعلیہ نے ایک بار پھر ٹریبونل کے سامنے درخواست دائر کی جس میں 24.1.1989 کے حکم کو چیلنج کیا گیا۔ 30 ستمبر 1993 کے اپنے متنازعہ حکم نامے کے ذریعے ٹریبونل نے درخواست کی اجازت دی اور 24.1.1989 کے حکم کو کالعدم قرار دے دیا۔ اور ریلوے انتظامیہ کو ہدایت کی کہ وہ اپنے ملازمت ریکارڈ میں مدعاعلیہ کی تاریخ پیدائش کو 6.9.1930 سے 4.9.1934 میں تبدیل کرے اور چونکہ مدعاعلیہ پہلے ہی 30.9.1988 پر ملازمت سے سبکدوش ہو چکا ہے، اس لیے ٹریبونل نے ہدایت کی کہ مدعاعلیہ کے ساتھ ایسا سلوک کیا جائے جیسے وہ 1.10.1988 سے 30.9.1992 تک ملازمت میں رہا ہو اور اس بنیاد پر تنخواہ اور الاؤنس سمیت تمام نتیجہ خیز فوائد دیے جائیں۔ ٹریبونل نے یہ نظریہ اختیار کیا کہ اگرچہ اس کے پہلے کے حکم کے مطابق سی پی او کو مدعاعلیہ کو اپنا ثبوت پیش کرنے کا موقع دینے کے بعد معقول حکم منظور کرنے کی ہدایت کی گئی تھی اور اس پر غور کرتے ہوئے، سی پی او نے حکم کو اس کے درست تناظر میں نہیں لیا تھا۔ ٹریبونل نے سی پی او کی رائے میں غلطی پائی کہ چونکہ مدعاعلیہ نے حتمی موقع کا فائدہ نہیں اٹھایا، جو بورڈ کی طرف سے فراہم کیا گیا تھا، جس میں تمام خواندہ ملازمین سے کہا گیا تھا کہ وہ اپنی ریکارڈ شدہ تاریخ پیدائش کو 31.7.1993 کے ذریعے درست کرنے کے لیے اپنی نمائندگی پیش کریں، اس لیے اس کے تاریخ پیدائش کی اصلاح کے لیے دیر سے کیے گئے دعوے کو نقصان پہنچا۔ ٹریبونل نے ٹی اے نمبر 86/1104 اور 86/1089 میں ٹریبونل کے فل بینچ کے فیصلے پر انحصار کیا، جس میں یہ فیصلہ دیا گیا تھا کہ ریلوے بورڈ کا خط نمبر ای (این جی) 70-II-بی آر/1 مورخہ 4.8.1972، جس میں تاریخ پیدائش کی تبدیلی کو اثر انداز کرنے کے لیے 31.7.1973 کو نمائندگی کرنے کی آخری تاریخ کے طور پر تجویز کیا گیا تھا، اس میں قانون کی طاقت نہیں تھی اور یہ کہ ریلوے ملازم کی طرف سے اپنی تاریخ پیدائش کی اصلاح کے لیے درخواست، اس بنیاد پر خارج نہیں کی جاسکتی تھی کہ یہ ریلوے بورڈ کے خط تاریخ 4.8.1972 میں مقرر کردہ آخری تاریخ سے پہلے نہیں کی گئی تھی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:53
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اپیل کنندہ کے فاضل وکیل نے ٹریبونل کے متنازعہ حکم پر زور دیتے ہوئے کہا کہ اس نے بھارتی یونین بنام ھرنام سنگھ، [1993]2 ایس سی سی، 162 میں اس عدالت کے پابند فیصلے سے باہر نکلنے کے لیے غیر ضروری محنت کی تھی جو مکمل طور پر کیس کے حقائق اور حالات کی طرف راغب تھا۔ فاضل وکیل نے پیش کیا کہ مدعا علیہ کے ملازمت ریکارڈ میں جو تاریخ پیدائش درج کی گئی تھی وہ 6.9.1930 تھی اور یہ کہ اس کی سبکدوش کے تقریباً موقع تک مدعا علیہ نے ریکارڈ شدہ تاریخ پیدائش کو تبدیل کرنے کے لیے کوئی قدم نہیں اٹھایا، حالانکہ ریلوے کے تمام خواندہ ملازمین کو موقع دیا گیا تھا کہ وہ اپنی تاریخ پیدائش میں تبدیلی کریں، اگر اسے غلط طریقے سے درج کیا گیا ہو تو 31.7.1993 تک اور اس طرح ٹریبونل کو اپیل کنندہ کی تاریخ پیدائش میں تبدیلی سے انکار کر دینا چاہیے تھا، جس کا دعوی بے حد اور غیر واضح طویل تاخیر کے بعد کیا گیا تھا۔ ایک صدی کے چوتھائی سے زیادہ.

بھارتی یونین بنام ھرنام سنگھ (اوپر) میں اس عدالت نے رائے دی کہ:

" ایک سرکاری ملازم، ملازمت میں داخل ہونے کے بعد، سبکدوشی کی عمر تک ملازمت میں جاری رہنے کا حق حاصل کرتا ہے، جیسا کہ ریاست نے ملازمت کی شرائط کو منظم کرنے کے اپنے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے مقرر کیا ہے، جب تک کہ متعلقہ ملازمت کے قواعد میں موجود دیگر بنیادوں پر خدمات کو اس میں مقرر کردہ طریقہ کار پر عمل کرنے کے بعد تقسیم نہ کیا جائے۔ سرکاری ملازم کے ملازمت ریکارڈ میں درج تاریخ پیدائش اس وجہ سے انتہائی اہمیت کی حامل ہے کہ ملازمت میں جاری رہنے کے حق کا فیصلہ ملازمت ریکارڈ میں اس کے اندراج سے ہوتا ہے۔ ایک سرکاری ملازم جس نے ملازمت کے ابتدائی مرحلے میں اپنی عمر کا اعلان کیا ہے، یقینا بعد میں اپنی عمر کو درست کرنے کی درخواست کرنے سے باز نہیں آتا ہے۔ سرکاری ملازم کے لیے اپنی تاریخ پیدائش کی اصلاح کا دعوی کرنا کھلا ہے، اگر اس کے پاس اپنی تاریخ پیدائش سے متعلق ناقابل تردید ثبوت موجود ہے جو پہلے درج کردہ تاریخ پیدائش سے مختلف ہے اور یہاں تک کہ اگر تاریخ پیدائش کی اصلاح کے لیے کوئی حد مقرر نہیں ہے، تو سرکاری ملازم کو بغیر کسی غیر معقول تاخیر کے ایسا کرنا چاہیے۔ تاریخ پیدائش کی اصلاح کے لیے قواعد میں کسی شق کی عدم موجودگی میں، عام طور پر عدالتوں اور ٹریبونلز کے ذریعے تاخیر یا پرانے دعووں کی بنیاد پر راحت سے انکار کرنے کا عمومی اصول لاگو کیا جاتا ہے۔ اس کے باوجود حکومت کے لیے یہ اختیار ہے کہ وہ ملازمت کے قواعد میں وقت کی حد طے کرے، جس کے بعد سرکاری ملازم کی تاریخ پیدائش کی اصلاح کے لیے کسی بھی

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:53
I attest to the accuracy and
integrity of this document

درخواست پر غور نہیں کیا جا سکتا۔ایک سرکاری ملازم جو مقررہ وقت سے آگے تاریخ پیدائش کی اصلاح کے لیے درخواست دیتا ہے، اس لیے وہ حق کے طور پر اپنی تاریخ پیدائش کی اصلاح کا دعوی نہیں کر سکتا، چاہے اس کے پاس یہ ثابت کرنے کے لیے اچھا ثبوت ہو کہ درج شدہ تاریخ پیدائش واضح طور پر غلط ہے۔حدود کا قانون سختی سے کام کر سکتا ہے لیکن اسے اپنی پوری سختی کے ساتھ لاگو کرنا پڑتا ہے اور عدالتیں یا ٹریبونل ان لوگوں کی مدد کے لیے نہیں آسکتے جو اپنے حقوق پر سوتے ہیں اور حدود کی مدت ختم ہونے دیتے ہیں۔جب تک اس میں تبدیلی نہیں کی جاتی، اس کی تاریخ پیدائش جیسا کہ درج ہے اس کی سبکدوشی کی تاریخ کا تعین کرے گی چاہے یہ اس کی اصل عمر کی بنیاد پر ملازمت میں جاری رہنے کے اس کے حق کو کم کرنے کے مترادف ہو۔"

ٹریبونل نے ہرنام سنگھ کے معاملے (اوپر) میں اس عدالت کے ذریعے دیے گئے فیصلے کو دیکھا لیکن حیرت انگیز طور پر اس پر عمل کرنے میں ناکام رہے:

"اگرچہ جواب دہندگان نے نہ تو جواب میں حوالہ دیا اور نہ ہی اس معاملے کو ہمارے نوٹس میں لانے کا موقع لیا۔ہم تاریخ پیدائش کے معاملے میں بھارتی یونین اور دیگران بنام ہرنام سنگھ، (1992) ایس سی (ایل اینڈ ایس) 375 میں عدالت عظمیٰ کے تازہ ترین فیصلے کے تناسب کا احترام کرنے کے پابند ہیں اور جو درشن سنگھ کے معاملے میں سی اے ٹی فل بینچ کے فیصلے پر حکمرانی کرتا ہے۔وہ معاملہ جو نوٹ نمبر 5 سے ایف آر-56 (ایم) کی تشریح سے متعلق تھا جسے صرف 1979 میں شامل کیا گیا تھا، ملازمت میں داخل ہونے کی تاریخ سے پانچ سال کے اندر تاریخ پیدائش کی اصلاح کے لیے درخواست فراہم کی گئی تھی۔معزز عدالت عظمیٰ نے فیصلہ دیا کہ 1979 سے پہلے ملازمت میں داخل ہونے والے سرکاری ملازمین کے معاملے میں، یہ مناسب اور ہم آہنگ قرار دیا جائے گا کہ وہ 1979 کے بعد تاریخ پیدائش کی اصلاح کی درخواست کر سکتے ہیں، لیکن کسی بھی صورت میں 1979 میں ترمیم کے نافذ ہونے کے 5 سال بعد نہیں۔عدالت عظمیٰ یہ بھی مشاہدہ کیا کہ درشن سنگھ کے معاملے کو اس حقیقت سے ممتاز کیا گیا کہ شری دھرشن سنگھ کو ان کی پوری خدمت کے دوران ایک بار بھی ملازمت بک نہیں دکھائی گئی تھی۔عدالت عظمیٰ جنرل قاعدے کا بھی حوالہ دیا کہ تاریخ پیدائش کی عدم موجودگی میں تاخیر اور پرانے دعوے کی بنیاد پر راحت سے انکار کرنے کا عمومی اصول عام طور پر عدالتوں اور ٹریبونلز کے ذریعے لاگو ہوتا ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:53
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ہم ہر نام سنگھ کے معاملے میں عدالتِ عظمیٰ کے فیصلے کے پابند ہیں لیکن فوری مقدمے کی خصوصی خصوصیات کے پیش نظر، ہم یہ مانتے ہیں کہ ہمیں اس معاملے پر اہلیت کے لحاظ سے غور کرنے کی ضرورت ہے۔"

ٹریبونل کا نقطہ نظر واضح طور پر قابل اعتراض ہے اور ہمیں تسلی نہیں دیتا ہے۔ اس نے ناقابل قبول وجوہات کی بنا پر اس عدالت کی طرف سے مقرر کردہ قانون کو یہ کہتے ہوئے نظر انداز کرنے کی کوشش کی کہ حقیقت میں اس پر غور کیے بغیر "ہمیں اس معاملے کو قابلیت پر غور کرنے کی ضرورت ہے"! اس عدالت کی طرف سے مقرر کردہ قانون تمام عدالتوں اور ٹریبونلز پر پابند ہے۔ در حقیقت، اس عدالت کی طرف سے اعلان کردہ قانون کا اطلاق کسی دیئے گئے مقدمے کے حقائق پر ہونا چاہیے اور اس کا اطلاق مکینیکی طور پر نہیں ہونا چاہیے لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ موجودہ معاملے میں حقائق اتنے واضح تھے کہ ٹریبونل کے پاس ہر نم سنگھ کے معاملے (اوپر) میں اس عدالت کی طرف سے ظاہر کردہ رائے سے تجاوز کرنے کی کوئی گنجائش دستیاب نہیں تھی اور جیسا کہ ریکارڈ پر قائم حقائق پر ٹریبونل کے پاس مدعا علیہ کو راحت دینے سے انکار کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا۔

ریکارڈ کے مشاہدے سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ 1955 میں ملازمت میں شامل ہونے کے بعد، مدعا علیہ نے خود 1960 میں اور ساتھ ہی 1980 میں اپنی تاریخ پیدائش کو 6.9.1930 (جیسا کہ اس کے ملازمت ریکارڈ کی پہلی شیٹ پر درج کیا گیا تھا) کے طور پر مختلف دستاویزات پر جس میں پروویڈنٹ فنڈ سے رقم نکلوانے کا فارم بھی شامل ہے جس کی تاریخ 20.2.1980 تھی۔ مدعا علیہ کی طرف سے کوئی وضاحت، بغیر کسی تسلی بخش وضاحت کے پیش کی گئی ہے کہ اس نے پروویڈنٹ فنڈ سے رقم نکلوانے کے فارم میں تاریخ پیدائش 20.2.1980 کا ذکر کیوں کیا، جیسے کہ 6.9.1930 اگر اس کے پاس پہلے سے ہی ایسا ثبوت موجود تھا جس میں اس کی تاریخ پیدائش کو 4.9.1934 دکھایا گیا تھا۔

25.12.1985 پر، پہلی بار، مدعا علیہ کے ملازمت میں داخل ہونے کے تین دہائیوں بعد، کیا مدعا علیہ نے اپنے دعوے کی حمایت میں کوئی قابل اعتماد دستاویزی شہادت پیش کیے بغیر اور کسی بھی طرح سے وضاحت کیے بغیر اپنی تاریخ پیدائش کی اصلاح کے لیے درخواست دی کہ مدعا علیہ نے ان تمام تیس سالوں میں کوئی کارروائی کیوں نہیں کی۔ سی پی او کی طرف سے کی گئی جانچ میں، مقدمے کے واپسی کے نتیجے میں، مدعا علیہ نے تین اسکول چھوڑنے کے سرٹیفکیٹ پر انحصار کیا جو دیر سے حاصل کیے گئے تھے اور جن میں متضاد دعوے تھے۔ اس سلسلے میں، یہ دیکھا جا سکتا ہے کہ مدعا علیہ کی طرف

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:53
I attest to the accuracy and integrity of this document

سے پیش کردہ اسکول چھوڑنے کے سرٹیفکیٹ میں سے ایک سے پتہ چلتا ہے کہ اس نے 23.4.1949 پر اسکول میں داخلہ لیا تھا اور 12.1.1950 پر اسکول چھوڑ دیا تھا، یہاں تک کہ مطالعہ کا ایک تعلیمی سال بھی مکمل کیے بغیر۔ جواب دہندہ، مذکورہ سرٹیفکیٹ کی بنیاد پر، ایسا لگتا ہے کہ اس نے وسط سیشن میں اسکول میں داخلہ لیا تھا اور وسط سیشن میں دوبارہ اسکول چھوڑ دیا تھا۔ سی پی او سے پہلے، مدعا علیہ نے دعوی کیا کہ اسے اپنے والد کی موت کی وجہ سے اسکول سے دستبردار ہونا پڑا لیکن حیرت انگیز طور پر سرٹیفکیٹ میں درج ہے کہ وہ کسی دوسرے اسکول میں پڑھنے کے لیے اسکول چھوڑ رہا ہے۔ اس کے علاوہ، اس سرٹیفکیٹ میں تاریخ پیدائش کا اندراج کس بنیاد پر کیا گیا تھا اس کا انکشاف نہیں کیا گیا ہے۔ یہ سرٹیفکیٹ ٹریبونل کے سامنے بھی پیش کیا گیا تھا۔ دوسرے اسکول چھوڑنے کے سرٹیفکیٹ کی نقل جو مدعا علیہ نے سی پی او کے ذریعہ جانچ کے دوران پیش کی تھی اور اسے ٹریبونل کے سامنے بھی پیش کیا گیا تھا، جو ایک نجی اسکول وی سی ٹیک ہائی اسکول کے پرنسپل نے جاری کیا تھا، مندرجہ ذیل ہے:

یہ تصدیق کرنے کے لیے ہے کہ شری کانتی لال ہیمت رام پانڈیا کی تاریخ پیدائش اعداد و شمار میں- 4.9.34 (الفاظ میں) چار ستمبر چونیتس۔ یہ سرٹیفکیٹ اس اسکول رجسٹر نمبر جے آر این اے 3716 کے مطابق 19.9.1988 کو قواعد کے مطابق ایک روپیہ وصول کرنے پر دیا جاتا ہے۔

مندرجہ بالا دستاویز پر ایک سطحی یا سرسری نگاہ سے پتہ چلتا ہے کہ سرٹیفکیٹ 19.9.1988 پر جاری کیا گیا تھا، مدعا علیہ کی سبکدوشی کی تاریخ سے صرف چند دن پہلے اس کی ریکارڈ شدہ تاریخ پیدائش کی بنیاد پر اور ایسا لگتا ہے کہ ایک دستاویز ہے جو زیر التواء کارروائی کے فائدے کے لیے وجود میں لائی گئی تھی۔ اس لیے سی پی او نے صحیح طور پر مذکورہ سرٹیفکیٹ پر انحصار نہیں کیا۔ سرٹیفکیٹ کی نقل، جیسا کہ پہلے ہی دیکھا گیا ہے، 1988 میں جاری کی گئی تھی۔ ٹریبونل نے معافی کے معاملے کے طور پر مدعا علیہ کو 15.2.1993 پر ہدایت کی کہ وہ اسکول کے ہیڈ ماسٹر سے بیان حلفی حاصل کرے جس میں اس تاریخ کا انکشاف کیا جائے جس پر اصل سرٹیفکیٹ جاری کیا گیا تھا اور یہ بھی کہ اس کی نقل 1988 میں کیوں جاری کی گئی تھی، لیکن اس طرح کا کوئی بیان حلفی پیش نہیں کیا گیا تھا جس کی وجوہات مدعا علیہ کو سب سے زیادہ معلوم تھیں۔ اس خامی کے باوجود، ٹریبونل نے غلطی سے مذکورہ سرٹیفکیٹ پر انحصار کیا، جس کی درستگی اور صداقت مدعا علیہ کو راحت دینے کے لیے شک سے پاک نہیں تھی۔ ریکارڈ پر موجود مواد نے یہ ثابت کیا کہ 1960 میں اپنی تاریخ پیدائش کو 6.9.1930 قرار دیتے ہوئے حق انتخاب فارم داخل کرنے کے بعد، اور 20.2.1980 پر پروویڈنٹ فنڈ سے رقم

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:53
I attest to the accuracy and
integrity of this document

نکلوانے کا فارم داخل کرنے کے بعد، مدعاعلیہ نے 1985 اور 1987 میں تاریخ پیدائش کی اصلاح کے لیے اپنی نمائندگی کی لیکن وہ کسی قابل اعتماد اور قابل اعتبار دستاویزی شہادت کے بذریعے اپنے دعوے کو ثابت کرنے میں ناکام رہا۔ انہوں نے اس معاملے کو سبکدوشی کی عمر کے قریب آنے تک غور نہیں کیا۔ مدعاعلیہ تیس سال سے زیادہ عرصے تک تاریخ پیدائش میں تبدیلی لانے کے اپنے حقوق پر سوتا رہا اور اپنی سبکدوشی کے موقع پر ہی اپنی گہری نیند سے جاگ گیا۔ ھرنام سنگھ کے معاملے (اوپر) میں اس عدالت کی طرف سے مقرر کردہ قانون، اس طرح، مدعاعلیہ کے معاملے کے حقائق اور حالات پر مکمل طور پر لاگو تھا اور ٹریبونل حقائق پر کوئی امتیازی خصوصیات بتائے بغیر بھی اس پر عمل کرنے میں ناکام رہا۔ ابتدائی اندراج کے وقت ملازمت بک میں درج تاریخ پیدائش میں تبدیلی کے لیے، غیر واضح اور بے حد تاخیر کے بعد، سبکدوشی کے موقع پر کیے گئے پرانے دعووں اور دیر سے کی گئی درخواستوں کی احتیاط سے جانچ پڑتال کرنے اور احتیاط کے ساتھ مداخلت کرنے کی ضرورت ہے۔ نقطہ نظر محتاط ہونا چاہیے اور غیر معمولی نہیں ہونا چاہیے۔ حقائق پر، مدعاعلیہ اس راحت کا حقدار نہیں تھا جو ٹریبونل نے اسے دی تھی۔ ٹریبونل کا حکم غلط ہے اور اس کی طرف سے جاری کردہ ہدایات کو برقرار نہیں رکھا جا سکتا۔ ہم، اس کے مطابق، ٹریبونل کے حکم کو کالعدم قرار دیتے ہیں اور اس اپیل کی اجازت دیتے ہیں۔ کوئی لاگت نہیں۔

اپیل منظور کی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:53
I attest to the accuracy and integrity of this document